امن و امان

قطعاً مفقود ہے التوائے حج جائز و مجوز ہے اور

اسی حالت میں قول وجوب مردود و مطرود ہے کہ شرط فرضیت من

استطاع الیہ سبیلا ہے اور بے استطاعت نہیں اور وجوب مسدود ہے

مسمّٰی بنام تاریخی

تنویر الحجۃ بجواز التواء الحجۃ

۱۳۲۵ ھ

تصنیف لطیف و ترصیف منیف

فاضل جلیل عالم نبیل حضرت مولانا مولوی محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب قادری

نوری رضوی دام بالفیض الجلی و الخفی باہتمام مولانا مولوی محمد ابراہیم رضا

خاں صاحب خلف اکبر حضرت اقدس مفتی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ

دامت برکاتہم العلیۃ العالیہ

باراول ۵۰۰ جلد — [illegible] — قیمت ۳/-

على القلوب من المحاربين لوقوع النهب والغلبة منهم مرارا او سمعوا ان طائفة تعرضت للطريق ولها شوكة والناس يستضعفون انفسهم عنهم لا يجب علامہ طحطاوی فرماتے ہیں يشترط ان لا يكون خائفا من سلطان يمنع عنه منسک متوسط میں امام العالم علامہ رحمۃ اللہ سندی اور اسکی شرح مسلک متقسط میں علامہ علی قاری فرماتے ہیں من خاف من ظالم او عدو او سبع او غرق او غيره ذلك اى غير ما ذكر من قاطع طريق او مكاس او مناع لم يلزمه اداء[عہ] الحج اى بنفسه بل بماله والعبرة بالغالب اى فى الامن وغيره برا او بحرا فان كان الغالب السلامة يجب الا اى ان كان الغالب القتل والهلاك فلا كما قاله ابو الليث وعليه الفتوى وفى القنية وعليه الاعتماد۔

جب یہ معلوم ہو لیا تو ہم کہتے ہیں اور بجزم و یقین کہتے ہیں کہ آج جبکہ حجاز مقدس میں ابن سعود منحوس و نامسعود مخذول و مطرود و مردود اور اُس کے ہمراہیان نامحمود کا نحس ورود ہوا اور حسب بیان سائل فاضل و دیگر کثیر حضرات حجاج و افاضل امان مفقود ہے فرضیت ساقط ہی یا ادا غیر لازم ہے کہ اللہ عزوجل نے حج اُسی پر فرض فرمایا ہے جو استطاعت رکھتا ہو اور بیان گزرے سے استطاعت ہی نہیں قال تعالیٰ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا۝ وہ حجاج جو ایسے مال کے مالک نہیں جو اُن کے دیون و مسکن و فرش و ثیاب و فرس و سلاح و نفقۂ عیال و اولاد صغار سے جانے آنے کی مدت تک زائد ہو بذا و زاد و راحلہ کے لیے کافی ہو زیر بحث ہی نہیں کہ اُن پر فرض ہونے کا کوئی بھی قائل نہیں یہاں تک کہ خود نجدی بھی اور ہمارے خیال میں ایسے ہی حجاج اکثر و بیشتر ہوتے ہیں

[عہ] وهذا كما ترى على اختيار ان الامن شرط وجوب الاداء ۱۲ منہ

اُسوقت جو واجب جانا تھا وہ اسلیے کہ اُنکے خیالِ مبارک میں حاجیوں پر قرامطہ ملاعنہ کے شر کا
دفع ممکن تھا فتح القدیر میں اسکی تصریح فرمائی حیث قال رحمہ اللہ تعالیٰ نہ رای ان الغالب اندفاع
شرہم عن الحاج۔ یعنی یہ کہ دفع شرِ قرامطہ تو اُنکے نزدیک بھی ناممکن تھا مگر حج کو جانا پھر بھی واجب
تھا اعلیحضرت سیدی الوالد ماجد قدس سرہ نے جد الممتار میں فرمایا فاذا لم یغلب فلا شك فی عدم الافتراض
تو بیان سے یہ نتیجہ نکلا کہ اگر دفع شر اشرار لئام ناممکن ہو تو کسی کے نزدیک بھی اُسوقت حج کرنا فرض نہیں رہتا
اب ہر وہ شخص جس کے سر میں دماغ و دماغ میں عقل اور پہلو میں دل اور دل میں ذرہ بھر انصاف
اور چہرے پر آنکھیں اور آنکھوں میں حق کی روشنی اور کان اور کانوں میں قوتِ سمع
موجود ہو دیکھتا سنتا سمجھتا اور اعتراف کرتا ہو کہ آج ان نجدیانِ نافرجام سے اس
فتنے کی روک تھام حاجیوں سے ممکن نہیں تو کس طرح اُن پر حج کرنا فرض ہوگا۔
سدِ ذریعۂ قتلِ حجاج نجدیہ سے ثابت اور جامع الرموز میں واقعات امام ناطفی سے
نقل کیا ان قتل بعض الحاج عذر فی ترک الحج یوہیں بنایہ میں فرمایا قتل
بعض الحجاج عذر مالم یظہر الامن عن وقوع مثلہ یوہیں علامہ طحطاوی کے حاشیہ
مراقی الفلاح میں ہے قتل بعض الحجاج عذر یوہیں ابو السعود و طحطاوی علی الدر
میں ہے درمختار میں تصریح فرمائی کہ ان قتل بعض الحجاج عذر یعنی بیشک
بعض حجاج کا قتل ترک حج کے لیے عذر ہوا اور جبتک امن نہ ہو عذر رہیگا۔ علامہ شامی
قدس سرہ السامی نے رد المحتار میں زیر قول مذکور درمختار علامہ حموی سے نقل فرمایا
ای فی کل عام او فی غالب الاعوام وحینئذ فلا تکون السلامۃ غالبۃ
یعنی ہر برس یا غالب اعوام میں ایسا واقع ہوتا ہو تو اس وقت غلبۂ سلامت نہ رہیگا
اس عبارت پر کوئی حامی نجدیان بغلیں نہ بجائے کہ دیکھیے ابھی نجدی قبضہ کو
بہت برسیں نہ ہوئیں (خدا جلد نجدیوں کو دفع فرمائے) جس سے کھلتا کہ اُنھوں نے
ہر برس بعض حجاج کو قتل کیا یا اکثر برسوں میں۔ کہ امن طریق کی بحث میں وہ یہ

شجاع اور اور علما رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہمارے ناچیز بندے تمہارے خادم غلام مصطفےٰ رضا نے تم تک پہنچا دیا تھا پھر بھی تم زمانے اور تم نے ہمارے اور ہمارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کو اپنے مال لٹوا کر دے پہنچا کی ہمارے مقدس شہروں پر اُن کا نجس قبضہ او ربڑھا دیا۔ تو تم کیا جواب دو گے والعیاذ باللہ سبحٰنہ وتعالیٰ۔ حج کو جو مسلمان جائیگا اور حج کرلیگا حج تو ہو جائیگا مگر ہر عاقل کے نزدیک طاعت ایسے طور پر کرنی چاہیے جس سے اللہ عزوجل راضی ہو طاعت سے جو مقصود ہو وہ حاصل ہو نہ کہ یوں کہ معاذ اللہ معاصی پر شامل ہو۔ یہ تھا حق کا پیام آگے آپ جانیں اور آپ کا کام والسلام خیر ختام ھکذا ینبغی الجواب واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ شانہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب فی کل فصل وباب صلی اللہ رب الارباب وسلم الرحیم التواب علی نبینا الاواب مع الآل والاصحاب الی یوم الحساب۔

كتبہ عبدہ المذنب الفقیر مصطفےٰ رضا محمد القادری البرکاتی النوری الرضوی البریلوی غفرلہ مولاہ العلی القوی وحقق امدہ واصلح عملہ بفیضہ المولوی۔ آمین ۲۹ ربیع الآخر ۱۳۴۳ھ

مصطفےٰ رضا خاں قادری
آل الرحمٰن محمد عرف نے
ابو البرکات محی الدین جیلانی

تصدیقات علمائے کرام بریلی

الحکم الحکم والعلم عند من لہ العلم

الفقیر محمد حامد رضا القادری النوری الرضوی غفرلہ

لقد اصاب المجیب
رحیم الّٰہی غفرلہ مدرس مدرسہ اہلسنت جماعت بریلی

صح الجواب
الفقیر القادری محمد عبد العزیز غفرلہ رضوی
مدرس مدرسہ اہلسنت جماعت بریلی

الجواب ھو الصواب
رضا حسن [illegible] بریلوی (دبیر کامل و فاضل ادب [illegible] یونیورسٹی)

الجواب صواب [illegible] المجیب مثاب
فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ

الجواب صحیح و صواب المجیب نجیح و مثاب۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصدق والصواب۔
کتبہ محمد ضیاء الدین التلہری المکنی بابی المساکین عفا عنہ رب العٰلمین

لقد اصاب المجیب
عبد الرحمن قادری رضوی غفرلہ

للہ در المجیب
فقیر تقدس علی رضوی غفرلہ خادم طلبہ و نائب مدیر دار العلوم منظر اسلام بریلی

صح الجواب المجیب لقد اصاب
فقیر عبد العزیز قادری رضوی مصطفوی متعلم مدرسہ منظر اسلام

لقد اصاب المجیب
فقیر محمد زبیر احمد غفرلہ

اصاب من اجاب
محمد حسنین رضا قادری بریلوی

الجواب الجواب و ھو الحق الصواب
فقیر ابو الانوار سید محمد اشرف الدین اشرفی جیلانی جائسی عفی عنہ

ابو الانوار سید
محمد اشرف الدین اشرف
اشرفی جائسی

المجیب مصیب جزاہ اللہ الحسیب
فقیر احسان علی مظفر پوری۔ جمادی الاخریٰ ۱۳۲۵ھ مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی